رجسٹرڈ نمبر (۱۰۸۱) آصفیہ

رجسٹرڈ وانگلشیہ نمبر

فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن

ہفتہ وار مملکت

اڈیٹر:
میر حسن الدین بی اے، ال ال بی (عثمانیہ)

شرح چندہ
سالانہ .... ے
ششماہی .... ے
سہ ماہی .... ے

شرح چندہ
سالانہ .... ے
ششماہی .... ے
سہ ماہی .... ے

قیمت فی پرچہ (۲/)

قیمت پرانا پرچہ (۴/)

جلد (۵)	۱۰ اسفندار ۱۳۵۵ ف	۹ صفر ۱۳۶۵ ھ	۱۲ جنوری ۴۶ء شنبہ	نمبر (۳۹)

ترکی اور اُس کے ہمسایہ

عرب لیگ میں شرکت کی خواہش

از پال تموری

جب صدر انونو نے مجلس کبیر کی حالیہ میقات کا افتتاح کرتے ہوئے تقریر کی تو یہ توقع نہ تھی کہ وہ امور خارجہ کی نسبت اس قدر مستحکم نقطۂ نظر کا اظہار کریں گے ترکی کے مدبرین احساسات پر مشتمل الانے ہیں کہ دوران جنگ کے مقابلہ میں ترکی کے مابعد جنگ خارجی مسائل زیادہ نازک اور پیچیدہ ہو گئے ہیں۔

صدر انونو نے بیان کیا کہ دوران جنگ میں متحدین سے متعلق ترکی کی روش ناقابل اعتراض تھی۔ ترکی کی خارجی پالیسی کا رجحان برطانیہ کی طرف ہے۔ ترکی کے مدبرین اور سیاسی مبصرین نے مجھے باور کرایا کہ آئندہ بھی ترکی کی یہی پالیسی رہے گی ترکی کا ایک ہمسایہ جس کی نسبت ترکی کے باشندے بہت کم گفتگو کرتے ہیں مگر جس کے متعلق سوچتے بہت ہیں وہ ترکی کے لئے درد سر ہو گیا ہے۔ پیٹر اعظم کے زمانہ سے روس کے عزائم ترکی کی فضا کو مکدر کرتے رہے۔ صدر انونو کی تقریر سے اور ترکی کے مدبرین سے میں نے جو گفتگو کی اس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ ترکی اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے مغربی اتحادیوں کی مدد پر بھروسہ کرتا ہے کمال اتاترک نے ترکی قوم میں ایک زبردست اتحاد پیدا کر دیا ہے۔ اتاترک کی تعلیم اور تلقین اب بھی ترکوں میں کارفرما ہے اور وہ اپنے وطن کی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں

ایک ترکی مدبر نے کہا کہ روس و ترکی کے معاہدہ کے اختتام کے بعد روس سے ایک دیرپا معاہدہ کی توقع کا وقت گذر چکا ہے۔ کیونکہ ماسکو ریڈیو سے جو اعلانات نشر ہو رہے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوویٹ روس ترکی کی موجودہ حکومت سے معاملہ کرنا ممکن نہیں سمجھتا اور ترک روس کو خوش کرنے کے لئے اپنی حکومت نہیں بدل سکتے۔ اس وقت ایک تعطل پیدا ہو گیا ہے ترک سمجھتے ہیں کہ یہ تعطل زیادہ دیر تک باقی نہیں رہے گا۔ اور وہ نازک صورت حال سے نپٹنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔

ترک یہ محسوس کرتے ہیں کہ بلقان میں ان کا سیاسی اور معاشی اثر زائل ہو گیا ہے بلغاریہ اور یوگوسلاویہ نے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سوویٹ روس کی رہنمائی میں ترکی کے پیش کش (اتحاد) کو قبول نہیں کیا۔ ترکی یہ محسوس کرنے لگا ہے کہ اب عرب ممالک کی طرف رجوع ہونا چاہیئے۔ ترکی یہ چاہتا ہے کہ عظیم تر شام کا منصوبہ روبعمل آ جائے ترکی عرب لیگ میں شریک ہونے کا خواہشمند ہے اور عرب ممالک سے قریبی معاشی تعلقات قائم کرنے کا متمنی ہے۔ اس کے یہ معنی ہوں گے فلسطین میں یہودیوں کے عزائم کے خلاف ترکی عربوں کی زبردست تائید کرے گا۔ ترکی اس بات کو پسند کرے گا کہ فلسطین کو عظیم تر شام میں شامل کر دیا جائے تاکہ اس مسئلہ کا ایک تشفی بخش حل نکل آئے۔

ایک ترکی اخبار کے ایڈیٹر نے جو ترکی پارلیمنٹ کا رکن بھی ہے مجھ سے کہا کہ "ترک محسوس کرتے ہیں کہ برطانیہ کی عمالی حکومت کی خارجی پالیسی سابقہ حکومت کی پالیسی کا ایک تسلسل ہے۔ مگر فرق یہ ہے کہ سوویٹ روس عمالی حکومت پر یہ الزام نہیں لگا سکتا کہ وہ مہم جو اور رجعت پسند خیالات کی حامی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ترکوں کو یہ اعتماد ہے کہ کسی سیاسی تصادم کے موقع پر برطانیہ ان کا ساتھ دیگا اور یہ توقع رکھتے ہیں کہ برطانیہ اور امریکہ ان کے نقطۂ نظر کی حمایت کریں گے"۔

اگرچہ درہ دانیال کی نسبت ایک اعصابی جنگ جاری ہے اور ترکی سے بعض صوبوں کی واپسی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ مگر انقرہ میں عام احساس یہ ہے کہ ترکی کے قائدین اس سارے پروپگنڈہ سے پریشان نہیں ہیں جو ان کے خلاف روس کی جانب سے کیا جا رہا ہے۔ انہیں اپنی طاقت کے متعلق کوئی مغالطہ نہیں ہے۔ مگر انہیں اپنے مقصد اور اپنے اتحادیوں پر بھروسہ ہے۔

ترکی ان معاشی مسائل پر بھی متوجہ ہے جو جنگ کے اختتام سے پیدا ہوئے ہیں اس وقت اسٹرلنگ فاضلات ختم ہو چکے ہیں۔

باقی بر صفحہ (۵)

۴۸۹
۴۹۲

مملکت
ہفت روزہ

۱۰ اسفندار ۱۳۵۵ ف

پنڈت نہرو اور حیدرآباد

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی نظر میں حیدرآباد بری طرح کھٹک رہا ہے۔ پنڈت نہرو نے اودے پور کانفرنس کے خطبۂ صدارت میں نیز اپنی اختتامی تقریر میں دنیا بھر کی برائیاں حیدرآباد کے سر تھوپنے کی کوشش کی ہے۔ اگر والیان ریاست کے خلاف زہر اگلنا ہی تھا اور ریاستی باشندوں اور برطانوی ہند کے باشندوں کو اس طبقہ کے خلاف اکسانا ہی تھا تو ایک عمومی انداز بیان اختیار کیا جا سکتا تھا اور حیدرآباد کا بطور خاص نام لینے کی ضرورت نہ تھی لیکن اپنی عادت کے مطابق بیزر واقعات اور حالات پر عبور حاصل کئے قیادت کی بلندی سے پنڈت جواہر لال نہرو نے حیدرآباد کو بدنام کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ یہی وہ حرکتیں ہیں جن سے فرقہ وارانہ منافرت پھیلتی ہے۔ اور یہ شبہ قوی ہو جاتا ہے کہ جواہر لال نہرو بھی دوسرے کانگریسی لیڈروں کی طرح وہی کہتے ہیں جو سوچتے اور مشاورہ کرتے آئے ہیں۔ البتہ انداز بیان اور اصطلاحات مختلف ہیں۔

پنڈت جی نے حیدرآباد پر اہم الزام یہ لگایا ہے کہ یہاں شہری آزادیاں مفقود ہیں اور یہ کہ اعلیٰحضرت خسرو دکن ایک مطلق العنان اور جابر حکمراں ہیں۔ حیدرآباد کے باشندے اور وہ لوگ جنہوں نے حیدرآباد کے مسائل کا قریب سے مطالعہ کیا ہے اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ کتنا عظیم بہتان ہے۔ پنڈت نہرو کی نظر صرف ہئیت حکومت پر ہے وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہئیت حکومت سے زیادہ اہم چیز مقصد حکومت ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ آصف جاہی حکومت کا مقصد بجز رعایا کی فلاح و بہبود کے اور کچھ نہیں رہا۔ اگر آصف جاہوں کی حکومت نے اپنے اس عظیم مقصد میں کماحقہ کامیابی حاصل نہیں کی تو اس کی وجہ ہئیت یاسی نظم کی کمی نہ تھی بلکہ وہ اسباب تھے جو سارے ہندوستان کو غلام بنائے ہوئے ہیں یعنی برطانوی تسلط اور اہل ہند کا باہمی نفاق اور ان کی جماعتی یا فرقہ وارانہ ذہنیت۔ اگر پنڈت نہرو یہ ثابت کر سکیں کہ رعایا کی فلاح و بہبود کے لئے خلوص دل سے کوشاں نہ رہنے میں آصف جاہی حکومت کا کوئی خاص فائدہ ہے تو ہم کچھ کہہ سکتے ہیں۔ لیکن صورت حال یہ ہے کہ رعایا کی فلاح و بہبود ان کی تعلیمی اور اقتصادی ترقی اور ان کے سیاسی شعور کی بیداری میں آصف جاہی خاندان کا مفاد قطعاً متصادم نہیں ہے۔ حیدرآباد میں ہمارا یہ سیاسی کلمہ رہا ہے کہ یہاں راعی اور رعایا کا مفاد ایک ہے۔ اگر پنڈت نہرو اس کلمہ کا بطلان کر سکیں اور یہ ثابت کریں کہ ایسا نہیں ہے تو تب ہم ان کی ہر زہ سرائی پر غور کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں گے۔ ہم پنڈت جی کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ہمارے اس سیاسی کلمہ کو ہرگز غلط ثابت نہیں کر سکتے۔

شہری آزادیوں کے متعلق خارجی

"مملکت" ہمارے خیالات سے اتفاق ہیں۔ خانوادہ آصفی کو اس امر سے کوئی تشفی نہیں کہ ہندو رعایا کتنے مندر تعمیر کرنا چاہتی ہے۔ مذہبی جلوس نکالتی ہے۔ یا جلسہ عام منعقد کرکے اپنی ضروریات اور خواہشات حکومت تک پہونچاتی ہے۔ لیکن جب قواعد ضابطہ اور قانون کے دائرہ میں اسی وقت آتے ہیں جبکہ ان کو فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے کا ذریعہ بنایا جائے اور سیاسی جلسوں کی غائت امن و قانون کے خلاف عوام کو مشتعل کرنا ہو۔ پنڈت نہرو جانتے ہیں کہ بے لگام شہری آزادی کو کانگریسی حکومتوں نے بھی اپنے دور میں روا نہیں رکھا۔ پنڈت نہرو اس سے بھی واقف ہیں کہ کانگریسی حکومتوں کو کتنے جلسوں اور جلوسوں پر امتناع عائد کرنا پڑا اور کتنے بار لاٹھی چارج اور فائرنگ کرنی پڑی۔ اس کے باوجود پنڈت نہرو کا حیدرآباد پر برس پڑنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ انہیں حیدرآباد سے کس قدر عناد ہے۔ حیدرآباد سے جو لیڈر پنڈت نہرو کے پاس پہونچتے ہیں اور یک طرفہ حالات سنا کر انہیں اکساتے ہیں ان کی نسبت ہم کئی بار لکھ چکے ہیں کہ یہ نام نہاد لیڈر عوام کے نمائندے ہیں یا سرمایہ داروں کے ترجمان۔ اگر ان لیڈروں کی ان سرگرمیوں پر نظر ڈالی جائے جو اجلاس خسروی کی تخت نشینی اور گرانی کے زمانہ میں رونما ہوئی ہیں تو ان کی اصل حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے۔ جس وقت حکومت کاشتکاروں کی فلاح و بہبود کے لئے قانون معالجت قرضہ قانون انتقال اراضی، قانون انسداد سودگراں وغیرہ نافذ کر رہی تھی تو انہی لیڈروں نے جو کاشتکاروں کی ہمدردی کا دم بھرتے ہیں علانیہ اور خفیہ طور پر ان قوانین کے خلاف ایک طوفان برپا کر رکھا تھا۔ یہی لیڈر جو سرمایہ داروں کے آلہ کار ہیں سیاسی جمہوریت اور شہری آزادیوں کا نعرہ بلند کر رہے ہیں۔ مگر پنڈت نہرو کو اتنی فرصت کہاں کہ وہ ان امور پر غور کریں اور مخالف نقطہ نظر کو سنجیدگی سے سنیں۔ وہاں تو اس امر کا انتظار رہتا ہے کہ حیدرآباد کے خلاف کتنے الزامات ان تک پہونچائے جاتے ہیں اور ہر الزام کو بلا تحقیق قبول کر لیا جاتا ہے اگر ہندوستان کی حکومت ایسے ہی حاکموں کے ہاتھ آنے والی ہے تو خدا ہی اس غریب ملک کی حفاظت کر سکتا ہے۔

کانگریس ہائی کمانڈ کے دوسرے ارکان کی طرح اب پنڈت نہرو کے عزائم بھی پوشیدہ نہیں رہے۔ لوگ اب سمجھنے لگے ہیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمیں ان حیدرآبادی اصحاب سے شکایت ہے جو اودے پور کانفرنس میں شریک تھے اور پنڈت نہرو کی تردید نہیں کی۔ ان اصحاب نے اپنے عمل سے حیدرآباد کی فضا کو بہتر نہیں بنایا۔ در حقیقت یہی وہ لوگ ہیں جو حیدرآباد میں بھی برطانوی ہند کی طرح فتنہ اور فساد برپا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ حیدرآباد کی اکثریت کی

...ج ہر وقت یقینی نہیں ہوتی۔

سوامی رامانند تیرتھ اور ان ... رفقاء کا یہ خیال غلط ہے کہ حیدرآباد ... مسلم رعایا سب ان کے ساتھ ہے ... ان کا یہ خیال اس وقت صحیح ... جب کہ سیاسی جمہوریت کے مطالبہ کے ساتھ ساتھ وہ معاشی اور سماجی جمہوریت ... اصول پر عمل پیرا ہوتے۔ معاشی ... جمہوریت کے وہ دشمن ہیں کیونکہ ان کی ... سیاسی تحریک سرمایہ دارانہ تحریک ہے ... سماجی جمہوریت کا وہ صرف نام لیتے ہیں ... لیکن عمل اس کے برعکس ہے۔ حیدرآباد ... میں اونچی ذات کے ہندو بہت اقلیت میں ... ہیں لیکن یہی اصحاب سماج اور اقتدار ... کے ٹھیکہ دار بننا چاہتے ہیں۔ حیدرآباد ... کے غیر برہمن فرقے لنگایت، مرہٹے اور ... پست اقوام وغیرہ خود ان کے ہاتھوں اقتدار ... سے محروم اور لرزاں ہیں۔ البتہ یہ ضرور ... ہے کہ برطانوی ہند میں کانگریس کی تنظیم ... وسیع پیمانہ ان کے اغراض کے لئے ... اس وقت سازگار ہے۔ اس لئے سوامی ... رامانند تیرتھ اور ان کے رفقاء بے کار ... دوڑتے ہیں کبھی گلگت، کبھی دہلی اور ... کبھی ادھر ادھر ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہم ان کو ... یقین دلاتے ہیں کہ حیدرآباد میں برہمن ... راج قائم کرنا اتنا آسان نہیں جتنا کہ ... سمجھ رہے ہیں۔ بہرحال مقامی کانگریسی ... اصحاب کے جارحانہ اقدامات دن بدن ... روبہ ترقی نظر آ رہے ہیں۔ ایک جانب ... سول لائن سے مفاہمت کی کوشش ہوتی ... ہے۔ دوسری جانب حکومت سے ... سرگرمی جاری رکھی جاتی ہے اور تیسری جانب ... برطانوی ہند کے کانگریسی اور ... بھائی ... لیڈروں کو خاندان ... حیدرآباد ... کے خلاف ... جاتا ہے ... عدم تشدد کی ... جاتی ہیں ... حالی یقیناً ... اگر ... حضرات ... ہونے ...

قاہرہ میں ابن سعود کیلئے شاندار تیاریاں

قاہرہ ۱۰ جنوری۔ رائٹر کا نامہ نگار مارٹن پرلیس قاہرہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے کہ ایک مصری شاہی کشتی "مہروسا" سلطان ابن سعود کو لئے ہوئے بحر اسود میں اپنے ساتھ سو میل کا فاصلہ طے کر رہی ہے۔ اور ادھر قاہرہ میں سعودی عرب کے والی کے تین ہفتہ قیام کے لئے تمام انتظامات مکمل ہو رہے ہیں۔ اگرچہ کہ سلطان ابن سعود کی سادگی اور تقویٰ کی زندگی کے پیش نظر ہی تمام انتظامات عمل میں آ رہے ہیں۔ مگر پھر بھی اس شاہی ورود کے موقع پر ایسی شاندار آسائش و زیبائش ہوگی جو گزشتہ ایک سو سال میں مشرق وسطیٰ میں دیکھنے میں نہیں آئی ہے۔

سلطان ابن سعود بحیثیت پیرو کار ... سلطان بادشاہ ہیں۔ یہ نہ تو شراب کو منہ لگاتے ہیں اور نہ تمباکو استعمال کرتے ہیں۔ انتظام کیا گیا ہے کہ جن جن مقامات پر سلطان ابن سعود مہمان رہیں گے وہاں دعوتیں ہوں گی اور نہ ناچ گانا ہوگا۔

پولیس کے افسر اعلیٰ رسل پاشا کی نگرانی میں مصری پولیس سلطان ابن سعود کی حفاظت کے لئے غیر معمولی احتیاطی انتظامات کر رہی ہے۔ ... کی جانچ پڑتال بہت ہوشیاری کے ساتھ کی جا رہی ہے اور مشرق وسطیٰ کے دوسرے ملکوں سے آنے والوں پر کڑی نگرانی ہو رہی ہے۔

پولیس خصوصیت کے ساتھ اس پر نگرانی رکھے ہوئے ہے کہ کہیں کوئی شخص دیوانہ پن میں کسی خاص نظریہ یا سیاسی غرض کے تحت سلطان ابن سعود کے خلاف کوئی سنسنی خیز مظاہرہ نہ کر بیٹھے۔

"مہروسا" پر رائٹر کا خصوصی نامہ نگار جو سلطان ابن سعود کے ساتھ سفر کر رہا ہے۔ بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے کہ سلطان ابن سعود سفر کے دوران میں بہت خوش و مطمئن نظر آ رہے ہیں۔ کل سلطان موصوف نے اپنے عملے کے ایک رکن کے ذریعہ کہلا بھیجا تھا کہ جو کچھ انتظام ان کے لئے کیا گیا ہے وہ اس کو بہ نظر تحسین دیکھتے ہیں۔

پیر کی رات میں سلطان ابن سعود نے رات کے کھانے کے بعد حسب معمول تلاوت قرآن مجید سنی۔

(رائٹر)

حیدرآباد بندرگاہ چاہتا ہے

ڈیلی میل کی ایک اطلاع

لندن ۱۰ جنوری۔ "ڈیلی میل" نے آج صبح یہ اطلاع شائع کی ہے کہ حضور نظام مدراس پریسیڈنسی میں ۱۰۰ میل کے ایک قطعہ زمین کی خواہش کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں تاکہ حیدرآباد کو خلیج بنگال کے لئے ایک راستہ مل جائے۔ اس اخبار کے بیان کے مطابق اس تجویز سے حیدرآباد کو ہندوستان کے مشرقی ساحل کی تیسری بڑی بندرگاہ کاکناڈا کے علاوہ ایک چھوٹی بندرگاہ مسولی پٹم بھی حاصل ہو جائے گی۔

(ہندو)

تحریک امداد باہمی کی تنظیم جدید

دیہی زندگی کی اساس

پچھلے (۳۰) سال سے ریاست میں امداد باہمی کی تحریک زیادہ تر ساہوکاری کی تحریک رہی ہے۔ اب اس تحریک کو نئے اصولوں پر منظم کیا جا رہا ہے اسے ریاست کی تمام دیہی معاشیات کی بنیاد بنایا گیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اس تحریک کی نئے سرے سے تنظیم کی جائے تاکہ اسے دیہی آبادی کی معاشی اور سماجی ضروریات سے ہم آہنگ بنایا جائے۔

حکومت سرکار عالی نے محکمہ امداد باہمی کی تنظیم جدید کے لئے ایک اسکیم منظور کی ہے جس پر سالانہ تقریباً ۱۳ لاکھ روپے کے مصارف عاید ہوں گے۔ اس اسکیم کے بعض اہم اجزا کو روبہ عمل لایا جا چکا ہے۔ اس کا مقصد ایسے خود مکتفی مواضعات قائم کرنا ہے جن کے درمیان اتحاد و صحت بخش جذبہ پایا جائے۔

اس مقصد کو آگے بڑھانے کے لئے ہر تعلقہ کو ہمہ جہتی انجمنیں قائم کی جا رہی ہیں تاکہ زرعی اشیاء کی پیداوار اور نکاسی میں مدد دی جائے اور اشیاء خوردنی کپڑا وغیرہ جیسی ضروریات زندگی سستے داموں فروخت کی جا سکیں۔

ہندوستان کا غذائی بحران جس کی وجہ سے نگرانی کے کئی انتظام کا نفاذ اور اجناس خوردنی اور دوسری ضروری اشیاء کی پیداوار ذخیرہ بندی اور تقسیم کے لئے ایک ایسے ادارہ کا قیام ضروری ہو گیا تھا، تمام زرعی سرگرمیوں میں امداد باہمی کے مقصد کو شامل کرنے کی اس نئی حکمت عملی کی تشکیل میں اور بڑی حد تک معاون ہوا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ سرمایہ داروں کی نفع بازی اور پیدا کنندہ اور صارف دونوں کے استحصال کا انسداد کرنے کے لئے زرعی پیداوار کی حمل و نقل پر حکومت کی نگرانی ضروری تھی۔ لیکن یہ انسداد پیدا کنندہ اور تاجر کے عملی تعاون کے بغیر ممکن العمل نہ تھا۔ اس لئے غذائی نظم و نسق میں امداد باہمی کی تحریک کو شریک رکھنے والوں کا اشتراک عمل حاصل کرنا ضروری سمجھا گیا۔

حکم شرکت ادائی حصہ پیداوار کے ذریعہ حکومت نے ہر کاشتکار کیلئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ زیر کاشت رقبہ کے ہر ایکڑ پر اپنی غذائی پیداوار کا ایک حصہ فروخت کرے۔ اس طرح وصول کردہ غلہ کو یا تو کم پیداوار کے علاقوں میں منتقل کیا جاتا ہے یا امداد باہمی کے اداروں کے ذریعہ مقامی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ حکومت نے کاشتکاروں کو اس امر کا اختیار دیا ہے کہ وہ اپنی ”لیوی“ کا آٹھواں حصہ سرمایہ حصص کے طور پر مقامی غلہ گوداموں میں جمع کرائیں۔ یہ غلہ اراکین کو کاشت کے اخراجات کیلئے یا گھریلو استعمال کے لئے بطور قرض کے ۵ فیصد سود پر دیا جاتا ہے۔ اس طرح غلہ گوداموں کے قیام سے مواضعات میں غذا کی قلت اور نجی ضروریات کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اس تدبیر کا مقصد یہ ہے کہ کاشتکار کو قرض کے بار سے نجات دلائی جائے اور اس کی خوشحالی اور معیار زندگی میں اضافہ کیا جائے۔ اب تک تقریباً تین ہزار غلہ گوداموں کی منظوری ہو چکی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ اگلے تین سالوں میں ممالک محروسہ سرکار عالی کے ۲۰ ہزار مواضعات میں سے ہر پانچ میں ایک غلہ گودام قائم ہو جائے گا۔

تعلقہ واری انجمنیں: اب ہمہ جہتی انجمنیں ممالک محروسہ کے تقریباً تمام (۱۰۰) تعلقوں میں اس غرض سے قائم کی گئی ہیں کہ زرعی اشیاء کی پیداوار اور نکاسی میں مدد دی جائے اور ضروریات زندگی کو سستے داموں پر فروخت کیا جائے۔ یہ انجمنیں پیدا کنندوں، صارفین اور تاجروں کے مفادات کی کامل طور پر نمائندہ ہیں۔ ان انجمنوں کے کاروبار کو تجارت پیشہ طبقہ کے ایسے اراکین کے تفویض کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو تجارت میں مہارت رکھتے ہیں۔ ہندوستان میں زراعت سے متعلق شاہی کمیشن نے اپنی رپورٹ میں لکھا تھا۔ ”پیداوار کی بہتر نکاسی کا مقصد لازمی طور پر موجودہ نظام میں کسی وحدت کو ختم کرنا نہیں بلکہ اس نظام کو اس طرح چلانا ہے کہ اس سے زیادہ فائدہ حاصل ہو۔“ اسی لئے تجویز یہ نہیں ہے کہ تاجروں کو ان کے اسی آبائی پیشہ سے بیدخل کر دیا جائے جس میں وہ صدیوں سے مصروف رہے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ان انجمنوں کے سرمایہ حصص کا ایک معتد بہ حصہ جس کی مقدار تقریباً دو کروڑ روپیہ ہے تجارت پیشہ طبقہ کی ملکیت ہے۔

یہ انجمنیں اصل میں کاروباری ادارے ہیں اور محکمہ کی زیر ہدایت بڑے پیمانے پر زرعی پیداوار کی برآمدی تجارت کا کام انجام دے رہی ہیں۔ کمیشن ایجنٹوں کی حیثیت سے ان انجمنوں کو اس کا حق حاصل ہے کہ وہ فی پلہ بارہ آنہ فیس وصول کریں جو ان کی منڈیوں میں جمع ہوتی ہے۔ اب تک ان انجمنوں نے صرف مونگ پھلی کی برآمد پر تقریباً پچیس لاکھ روپیہ کا کمیشن اور دوسروں کی برآمد پر اتنا ہی کمیشن حاصل کیا ہے۔ امداد باہمی کے اصولوں پر کاروبار کرنے سے جو کثیر منافع حاصل ہوتا ہے اس کی ایک عمدہ مثال ”سنٹرل ٹریڈنگ سوسائٹی لمیٹڈ“ فراہم کرتی ہے جو دو سال پہلے ابتداً حاصل کئے ہوئے چار لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے قائم کی گئی تھی۔ نہ صرف یہ کہ پورا قرض ادا کر دیا گیا بلکہ انجمن کو پانچ لاکھ روپیہ سے زاید خالص منافع حاصل ہوا ہے۔

غلہ کو حفاظت سے گوداموں میں رکھنے کا انتظام کرنا تعلقہ واری انجمنوں کی اہم سرگرمیوں کا ایک جز ہے۔ وہ اس وقت حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے توسط سے ایک سو تعلقہ واری گوداموں کا نظم و نسق چلا رہی ہیں۔ حکومت نے ریاست کے طول و عرض میں گوداموں کی تعمیر کے لئے پچاس لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے ایک ٹرسٹ قائم کیا ہے۔ یہ گودام کرایہ کے اصول پر خرید کے تحت تعلقہ واری انجمنوں کے حوالے کئے جائیں گے اور آئندہ انہیں ”اجازت یافتہ گوداموں“ کی حیثیت سے استعمال کیا جائیگا۔ اس طرح پیداوار کی نکاسی اور مختصر المدت زرعی تھیلی بندی کے مسئلہ کا فوری حل نکل آئے گا۔ اس اقدام سے پیدا کنندوں اور صارفین کی قیمتوں کے درمیان تفاوت کو کم کرنے میں بڑا فائدہ ہوگا۔

اصلاح معاشرت کے میدان میں یہ انجمنیں تعلیم صحت اور صفائی کے اہم اور فوری مسائل پر اپنی توجہ مرکوز کریں گی۔ نیز یہ دیہی کاریگروں کو خام اشیاء مہیا کر کے اور ان کی مصنوعات کی فروخت کا انتظام کر کے دیہی صنعتوں کی اصلاح و ترقی میں بھی مدد دیں گی۔ تعلقہ واری انجمنوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی دیہی ترقی کے لائحہ عمل کے مختلف اجزا کو روبہ عمل لانے کے لئے ایک پانچ سالہ خاکہ مرتب کریں۔

(باقی صفحہ ۹)

کانگریس اور مہاسبھا میں سمجھوتے کی کوشش

ورکنگ کمیٹی کے رازہائے سربستہ

دسمبر کے پہلے ہفتہ میں کلکتہ میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس ہوا کمیٹی کے سامنے سب سے اہم مسئلہ الکشن کا تھا۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ الکشن کے سلسلہ میں کانگریس کا جو اعلان نامہ تیار ہوا اس پر ورکنگ کمیٹی کے اندر بڑی گرماگرم بحث ہوئی۔ اور کئی ممبروں نے ایک دوسرے کی رائے سے شدید اختلاف کیا۔

اعلان نامے میں ایک جز تھا کہ "ہندوستانی فیڈریشن میں ہندوستانی ریاستیں اپنی مرضی سے شریک ہوں گے" سردار پٹیل نے اس فقرے سے اختلاف کیا اور کہا "اپنی مرضی سے" والا فقرہ نکال دیا جائے۔ ان کا خیال تھا کہ صوبوں کو اتنی آزادی دینا بھی ٹھیک نہیں ہے۔ لیکن پنڈت جواہر لال نہرو نے اسی فقرہ پر اصرار کیا۔ مولانا آزاد نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اس جملے کے بغیر وہ اعلان نامے کو منظور ہی نہیں کریں گے۔ اس اختلاف کی وجہ سے اعلان نامہ کھٹائی میں پڑا جاتا تھا کہ گاندھی جی نے بیچ بچاؤ کرکے کسی طرح معاملہ سلجھایا۔ مزدوروں کے بارے میں اعلان نامے میں لکھا تھا کہ "ملک کے معاشی حالات جس حد تک اجازت دیں گے اس حد تک سرکار محنتی مزدوروں کے مفاد کی حفاظت کرے گی اور ان کے لئے کم سے کم اجرت مقرر کرے گی ان کا معقول معیار زندگی متعین کرے گی۔ ان کی رہائش کا معقول انتظام کرے گی اور کام کرنے کے حالات کو سدھارے گی۔" "ملک کے معاشی حالات جس حد تک اجازت دیں گے" والا ٹکڑا سردار پٹیل نے بڑھایا تھا کہ سرمایہ داروں کو یہ کہنے کا موقع مل سکے کہ ملک کے معاشی حالات مزدوروں کے مطالبات ماننے کی اجازت نہیں دیتے۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اس ٹکڑے کی مخالفت کی لیکن آخر میں سردار پٹیل کی بات مانی گئی۔

ایسوسی ایٹیڈ پریس کے خاص نامہ نگار نے جو عام طور سے بہت باخبر سمجھا جاتا ہے یہ لکھا تھا کہ کانگریس اور حکومت میں وقتی طور پر مصالحت ہو گئی ہے۔ کانگریسی حلقے اس خبر سے بہت برہم ہیں اور اس کی تردید کرتے ہیں لیکن یہ خبر بھی گرم ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے ایک ممبر نے ایک مصالحت کا تذکرہ کیا تھا یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ کلکتہ میں طلباء کے جلوس پر جو فائرنگ ہوئی کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اس کی جانچ کے لئے کسی غیر سرکاری تحقیقاتی کمیٹی کا مطالبہ نہیں کیا بلکہ سرکار کی بنائی ہوئی عدالتی کمیٹی کا مطالبہ کیا ہے۔ لوگ کانگریس کے اس طرز عمل کا رشتہ اس مصالحت سے جوڑتے ہیں جو کانگریس اور گورنمنٹ میں ہوئی ہے۔ عام محبان وطن اس خبر پر حیرت کا اظہار کر رہے ہیں۔

مولانا آزاد نے کلکتہ کے طلباء کی بہادری کی تعریف کی اور ان رہنماؤں پر نکتہ چینی کی جو فائرنگ کے وقت اور اس کے بعد موقع واردات پر پہنچ جاتے تھے۔ لوگ اس نکتہ چینی سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مولانا آزاد کا اشارہ سرت چندر بوس کے گروہ کی طرف تھا۔ کہا جاتا ہے کہ کانگریس کا بڑا گروپ سرت چندر بوس کی حرکتوں سے بد دل ہوتا جا رہا ہے۔ اس گروپ کا خیال ہے کہ سرت بوس اسے ہٹا کر صوبائی کانگریس پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کانگریسیوں نے ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے سرت بوس کی مطلق العنانی کی شکایت کی۔

کہا جاتا ہے کہ کانگریس نے مہاسبھا کے لیڈر ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی سے جو سلسلہ جنبانی شروع کی ہے اس کا مقصد بھی سرت بوس کے اثر کو گھٹانا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ گاندھی جی نے شیاما پرشاد کو ایک خط بھیجا تھا اور پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار پٹیل ان سے ملنے بھی گئے تو سنا جاتا ہے کہ شیاما پرشاد کانگریس میں شریک ہونے والے ہیں۔ گو مہاسبھا کے سکریٹری نے اس افواہ کی تردید کر دی ہے لیکن اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ مہاسبھائی لیڈر عنقریب کانگریس سے سمجھوتہ کریں گے۔ ڈاکٹر مکرجی چند دن سے کانگریس اور مہاسبھا کے درمیان گفت و شنید میں پیش پیش ہیں حال ہی میں کئی ذمہ دار مہاسبھائی لیڈروں نے مہاسبھا سے استعفیٰ دے کر کانگریس میں شرکت کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ چونکہ مہاسبھا اور کانگریس کے بنیادی مقاصد میں کوئی اختلاف نہیں رہا، کانگریس بھی مسلم لیگ اور پاکستان کی مخالف ہو گئی ہے لہٰذا اب کانگریس سے الگ رہنا بیکار ہے۔ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس سے پہلے سردار پٹیل نے بمبئی سے جو بیان دیا تھا کہ مہاسبھائیوں کو چاہیے کہ کانگریس میں شریک ہو جائیں اس سے بھی کانگریسی ہائی کمان کی ذہنیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بنگال کے گورنر کیسی نے حال ہی میں وائسرائے سے جو ملاقات کی اس میں انہوں نے وائسرائے سے کہا کہ اگر کمیونسٹ اس ہنگامے میں شریک نہ ہوتے اور انہوں نے ٹرام مزدوروں کی ہڑتال نہ کرائی ہوتی تو کلکتہ کے حالات یہ نازک صورت اختیار نہ کرتے۔ کیسی کا کہنا تھا کہ ہڑتال کی وجہ سے ہزاروں مزدور سڑکوں پر بیکار پھرنے لگے۔ کیسی نے اپنے اس بیان کی تائید میں کہا کہ کلکتہ کی مختلف سیاسی جماعتوں کے لیڈروں نے اسے یقین دلایا ہے کہ کلکتہ میں طلبہ نے جو کچھ کیا ہے اس کی ذمہ داری ان پر نہیں ہے۔ سارا ہنگامہ کمیونسٹوں نے برپا کیا تاکہ کانگریس کو بدنام کریں اور کیسی نے وائسرائے کو یہ بھی بتایا کہ ان دنوں بنگال میں جو ہڑتالیں ہو رہی ہیں وہ خالص سیاسی ہڑتالیں ہیں جو کمیونسٹوں کے اشاروں پر کی گئی ہیں۔

(نیا زمانہ)

بقیہ صفحہ اوّل

ترکوں کو درآمدات کی سخت ضرورت ہے۔ برآمدات کے لئے بھی اس کے پاس بہت کم اشیاء ہیں۔ اگر برطانیہ سے ترکوں کی ضروریات پوری نہ ہوں تو وہ امریکہ سے پورا کرے گا۔ ترکوں کی خارجی پالیسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کسی دھمکی کی پرواہ نہ کرے گا۔ تاہم وہ روس سے ایک باعزت سمجھوتہ کرنے آمادہ ہے۔

سیاسی نمک پارے

(انتخاب)

کثافت

فاشسٹ حیدر :-

بمبئی کے مضافات کی دو بستیوں کے لئے جو پسماندہ اقوام کے لئے محفوظ ہیں جب گزشتہ پنجشنبہ کو ابتدائی انتخابات ہو رہے تھے کانگریسی امیدوار اور پست اقوام کے امیدوار کے حامیوں میں تصادم ہو گیا جس کے نتیجے کے طور پر ایک شخص ہلاک دو بچے مجروح ہوئے۔ اس تصادم میں پتھراؤ لاٹھی کا آزادی سے استعمال کیا گیا۔ پولیس نے پچاس آدمیوں کو حراست میں لے لیا۔ مختلف مقامات پر ان دونوں جماعتوں کے حامیوں میں تصادم ہوا۔

"گفتگوئے مفاہمت" سے متعلق معاصر "پیام" تحریر کرتا ہے کہ:-

سالار جنگ پیلیس کے اندرونی خاص مشوروں اور فیصلوں کے رد عمل کے کچھ اشارے تو ضرور ہو رہے ہیں۔ سالار جنگ پیلیس کے ماحول کا یہ اثر معلوم ہوتا ہے کہ جو صاحب بھی وہاں گفتگو اور سمجھوتہ کرنے گئے تھے وہ سب حالت اضطراب میں ہیں۔ مجلس اتحاد المسلمین میں ہر مخلص جیسا ہوئے دو تو اخباروں کے صفحات پر ظاہر ہو چکا ہے۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ کرناٹک کانفرنس اور مہاراشٹرا کانفرنس پر بھی یہاں سالار جنگ کی صحبتوں کا کچھ اچھا اثر پیدا نہیں ہوا۔

جب ہم نے مقامی "اکالی شمانہ" سے معلوم کرنے کی کوشش کی اس مسئلہ میں دوسرے اخبارات کیوں خاموش ہیں تو جواب ملا کہ ؎

"تاک سے نہ نمازی کر لیا ہے دشمن کو
اس سیاسی سازش میں تجھے ہم زبان اپنا"

ہم سوچ رہے تھے کہ پنڈت جواہر لال نہرو حیدرآباد کو ہدف ملامت بنانے میں ایک خاص لطف محسوس کرتے ہیں مگر اس مرتبہ اودے پور کانفرنس میں پنڈت جی نے حیدرآباد کے ساتھ میسور اور ٹراونکور کو کیوں شریک کر لیا۔

جب یہ مسئلہ ہماری سمجھ میں نہ آیا تو ہم نے ایک ماہر نفسیات سے رجوع کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ فرقہ واریت کو چھپانے کا اس سے بہتر کیا طریقہ ہو سکتا تھا جو پنڈت نہرو نے اختیار کیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ زوبونگ ایک جلسہ مجلس کی قرارداد اصلاحات کی تنسیخ کی غرض سے عنقریب منعقد ہونے والا ہے
(ایک خبر)

معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے نوجوان اب یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ :-

باغباں ہیں بقدر غیرت اپنے گلشن میں ہی
خوف کے انداز اب پیدا ہیں رہزن میں ہی بہت

جہاں تک ہندوستان اور کانگریس کا تعلق ہے عدم تشدد نہ صرف ایک سیاسی حربہ ہے بلکہ یہ کانگریس کے مسلک اور ایقان کا جزو ہے (پنڈت جواہر لال نہرو)

کیا واقعی؟ اگر ایسا ہے تو پھر ہندوستان کے باشندے پنڈت جی کی آتش بیانی اور شعلہ نوائی سے لطف اندوز نہ ہو سکیں گے۔

پنڈت نہرو کیوں اتحاد کی کوشش نہیں کرتے۔ (ڈیلی پوسٹ)

مسلم لیگ پر رات دن پنڈت نہرو جو برس رہے ہیں اس کا نشا اتحاد نہیں تو اور کیا ہے؟ پنڈت جی برستے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں۔

ع - میں جتنا کھینچتا ہوں اور کھنچتا جائے ہے مجھ سے

بعض اخبارات نے جو خبر شائع کی تھی کہ حکومت سرکار عالی برار کے بعض اضلاع کے معاوضہ میں ضلع اورنگ آباد حوالے کرنے کے لئے حکومت برطانیہ سے گفت و شنید کر رہی ہے اس میں کوئی صداقت نہیں۔
(یونائیٹڈ پریس)

مولوی ابوالحسن سید علی کے احتجاجی بیان کے فوراً بعد اس خبر کی تردید کر کے خبر رساں ایجنسیاں مولوی صاحب کا کھیل بگاڑ رہی ہیں۔ اگر ہم لیڈر ہوتے تو ان خبر رساں ایجنسیوں کی خبر لیتے۔

جمشید پور کے مزدوروں کو مخاطب کرتے ہوئے سردار پٹیل نے کہا کہ سرمایہ داروں کے خلاف سخت الفاظ استعمال نہ کئے جائیں اور نہ ہڑتال کی جائے۔ دوران جنگ میں سرمایہ داروں کو بڑے مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔
(ایک خبر)

ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ سرمایہ داروں کی نفع اندوزی سے عوام مصیبت میں مبتلا ہیں مگر سردار پٹیل تو کچھ اور ہی راگ الاپ رہے ہیں۔ یہ ہیں ہندوستان کے آئندہ حکمران جو سرمایہ داروں کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔

معاصر "رعیت" نے پنڈت راماچاری کا ایک طویل بیان شائع کیا ہے جس میں پنڈت جی نے اہل ملک کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ پارلیمانی وفد کے آگے اپنے داخلی مسائل اور اپنے سارے اختلافات پیش کریں۔

پنڈت راماچاری کے جو بیانات وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں ان کو پڑھنے کے بعد اکبر الہ آبادی کا یہ شعر ہماری سمجھ میں آنے لگا ہے۔ ؎

پپیہا پکارا کئے پی کہاں
مگر وہ پلیڈر سے لیڈر ہوئے

طلبہ قوم کے معمار ہوتے ہیں۔ انہیں عملی سیاسیات میں حصہ نہ لینا چاہئے طلبہ عدم تشدد پر کاربند رہیں اور بہ اوقات فرصت قوم کی خدمت کرتے رہیں۔ (دیشرکن)

اور اگر بطور تفریح ہڑتال کر لیں یا جلوس نکالیں تو کیا مضائقہ ہے؟

گفتگوئے مفاہمت

ایک دستاویز جس کو گاندھی جی نے بھی پسند کیا تھا

اتفاقی طور پر ایک دستاویز مفاہمت مرتبہ ۲۰ بہمن سنہ ۱۳۵۰ف ٹائپ شدہ حالت میں راقم الحروف کو ایک غیر متوقع مقام پر دستیاب ہوئی۔ یہ گفتگوئے مفاہمت ہندوستان کے جن مشہور و معروف اصحاب کے بیچ ہوئی ہے وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ ان کی شخصیتوں کے لحاظ سے گفتگو کی اہمیت اور اس کے نتائج کے مفہوم میں ایسی قوت پنہاں ہے جس کو سرسری یا غیر اہم سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ اس دستاویز کو مہاتما گاندھی کی پسندیدگی بھی حاصل ہو گئی تھی اور جن مسلمان صاحب نے اون سے گفتگو کی ہے وہ مجلس اتحاد المسلمین کی عاملہ کے نہ صرف رکن بلکہ ایک جلسہ سالانہ کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔ ان کا علمی ترین کارنامہ وہ رسالہ ہے جو (دوش حال) کے نام سے مجلس کی جانب سے شائع ہو کر مقبولیت عامہ کی سند حاصل کر چکا ہے اور جس کے ذریعہ اس سلطنت میں مسلمانوں سے زیادہ برادران ہنود کے ساتھ حکومت آصفی کے مربیانہ برتاؤ اور اس پر مسلمانوں کو آج تک کوئی اعتراض نہ ہونے کا خوشگوار جذبہ اتحاد بے نقاب ہو گیا ہے۔ اس دستاویز کو دیکھ کر یقین ہے کہ برادران وطن کے آگے حیدرآباد کے ہندو مسلمانوں کا دیرینہ اتحاد اور ملک و مالک کے ساتھ عقیدت و وفاداری کا سماں پھر بندھ جائے گا۔ ذات شاہانہ کی رہنمائی کے طفیل میں جو صلاحیت اہل وطن میں پیدا ہوئی ہے اس کا مظاہرہ اس کی ایک روشن مثال سمجھنا چاہیے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہمیشہ حیدرآباد کا مطمح نظر "حکومت برائے رعایا" رہا ہے "نہ کہ رعایا برائے حکومت"۔ یہی وجہ ہے کہ سیاسی و مذہبی اور جداگانہ ہیں یہاں کوئی تفریق (دنیا کے عام اصول کے تحت) ہندو مسلمان میں نہیں رکھی گئی بلکہ مسلمانوں سے زیادہ ہندوؤں کے مفاد کو پیش نظر رکھا گیا۔ اور آج تک بھی مسلمانوں سے کہیں زیادہ ہندوؤں کے مفاد کی حمایت کی جاتی ہے اور اس کی حفاظت کے لئے مسلسل قوانین و احکام نافذ ہوتے رہتے ہیں۔ یہی وہ مربیانہ سلوک ہے جو انسان کو اطاعت و محبت پر مجبور کرتا ہے اور اسی وجہ سے یہاں کی ہندو رعایا امن و چین سے بسر کرتی ہوئی حکومت کو عین اپنی حکومت سمجھتی ہے۔ چنانچہ یہ جذبہ اس دستیاب شدہ دستاویز مفاہمت میں بدرجہ اتم نظر آئے گا اور بعض بیرونی اشخاص کی حرکات سے جو بدگمانی ہمارے برادران ہنود کی نسبت پیدا ہو گئی ہے وہ رفع ہو جائے گی اور ملک و مالک کے ساتھ ان کی عقیدت کے اصلی خدوخال اس آئینہ مفاہمت میں صاف نظر آ جائیں گے۔ اس نیک مقصد کے تحت اس کی اشاعت سے قبل متعلقہ اشخاص کی رضامندی غیر ضروری سمجھی گئی کیونکہ مفاد عامہ کا تقاضہ ہے کہ ایسی دستاویزات جن کی اشاعت سے ملک کی فضا بہتر ہو سکتی ہو بلا تامل شائع کی جائیں۔ اس لحاظ سے یقین ہے کہ سارے شکوک و شبہات زائل ہو جائیں گے اور موجودہ زمانہ میں یہ ایسی خدمت ہو گی جس کی کوئی قیمت نہیں ہو سکتی۔

لہٰذا اس کی پوری نقل کامل جذبۂ حب وطن کے ساتھ اہل ملک کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ وہو ہذا۔ فقط

محمد عبدالرشید بی۔اے

گفتگو

مورخہ ۲۰ بہمن سنہ ۱۳۵۰ف

مطابق ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء

پنڈت راما چاری صاحب اور مولوی ابوالحسن صاحب قیصر کے مابین ایک ملاقات میں یہ گفتگو ہوئی کہ ہمارے ملک کے قدیم روایات باہمی اتحاد اور برادرانہ تعلقات میں بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے جو اختلافی خیالات پیدا ہوئے ہیں ان کی اصلاح کس طرح کرنی چاہیے۔

ف (۱) طے پایا کہ مسٹر رنگناتھ اور مسٹر ویدیہ کی موجودگی میں اس مسئلہ پر تفصیلی تبادلہ خیالات کیا جائے۔ چنانچہ راما چاری صاحب اور مولوی ابوالحسن صاحب قیصر اور مسٹر رنگناتھ اور مسٹر ویدیہ کی موجودگی میں تفصیلی گفتگو ہوئی۔

ف (۲) سب سے پہلے صاف دلی کی بنیاد کے اظہار میں یہ قرار پایا کہ اس وقت بعض غلط فہمیوں کے باعث جو کچھ گزرا اس کو طرفین سے گزشتہ اصولاً اور آئندہ احتیاط کے اصول کے تحت بھلا دیا جائے۔

ف (۳) بعد گفتگو یہ قرار پایا کہ اولاً ایک ایسی وزارت قائم ہو جو اہل ملک کے ہندو اور مسلمانوں پر مشتمل ہو۔ تعداد اراکین وزارت اور ہندو مسلم اراکین کی تعداد اول دونوں کی نسبت جماعت باہمی تصفیہ کر کے اور پہلے اراکین وزارت کے نام بھی متعین کر لئے جائیں اور اسکو بارگاہ جہاں پناہی میں اس استدعا کے ساتھ پیش کیا جائے کہ اس کو شرف منظوری عطا فرمائیں۔

ف (۴) وزارت داخلی اور خارجی مسائل ذیل کے متعلق بعد غور تجاویز مرتب کرے گی:۔

داخلی مسائل میں امور مندرجہ ذیل شامل ہیں:۔

قیام امن و امان

مقننہ

نظم و نسق میں ضروری اصلاحات

ملک کی معاشی اور تعلیمی ترقی

خارجی مسائل میں امور مندرجہ ذیل شامل ہیں:۔

بیرونی طاقت کا استعمال و انسداد۔

اقتدار شاہی کی برقراری

اضلاع مفوضہ کی واپسی

معاہدات کی پابندی

ضرورت پر جدید معاہدات کا انعقاد

نیز ملک اور اہل ملک کے مفاد سے متعلق دیگر امور جو داخلی اور خارجی مسائل کے متعلق سے قابل توجہ قرار پائیں۔

ف (۵) وزارت کا تقرر۔ تعطل اور موقوفی اور وزراء کے سررشتہ جات کی تقسیم اور مقننہ کے قیام اور برخاست اور ویٹو (دفعہ ۷) کا اختیار۔ یہ سب اقتدارات شاہانہ کے تحت رہیں گے اور وزارت بحیثیت مجموعی و منفرداً اعلیٰحضرت کے حضور میں جواب دہ رہے گی۔

ف (۶) مقننہ کی تعداد اور طریقہ انتخاب کے متعلق اس وقت تصفیہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ فی الحال یہ طے کرنا چاہیے کہ آئندہ وزارت کی تشکیل کس طرح ہو۔

ف (۷) یہ کہ ارکان وزارت کے منجملہ چار ارکان مقننہ سے اعلیٰحضرت منتخب فرمائیں گے۔ جن کے منجملہ دو ہندو اور دو مسلمان ہوں گے اور بقیہ کا تقرر شمول

باقی صفحہ (۸)

راجہ دھن راج گیر کے گمراہ کُن اعتراضات

از

پی' ین' راؤ - بی' اے

انجمن ساہوکاران حیدرآباد کے سالانہ جلسہ میں راجہ دھن راج گیر جی بہادر نے اپنی تقریر میں حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے متعلق چند اعتراضات کئے ہیں جو بالکل گمراہ کن اور غلط بیانی پر مبنی ہیں ۔ اور اس تحریر کا مقصد یہ ہے کہ واقعات کو حقیقی روشنی میں پیش کیا جائے اور صحیح موقف کی وضاحت کی جائے ۔

حیدرآباد میں جہاں تک اجناس خوردنی کی پیداوار کا تعلق ہے اس کی جملہ مقدار چوبیس لاکھ ٹن ہے جس کے منجملہ سال ۱۳۵۵ف میں صرف ڈیڑھ لاکھ ٹن اور ۱۳۵۶ف میں ساڑھے چار لاکھ ٹن غلہ کی حد تک کمرشیل کارپوریشن نے خرید و فروخت کا کاروبار انجام دیا ہے ۔ ان کھلے حقائق کے پیش نظر راجہ دھن راج گیر کا یہ بیان کہ "حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن نے غلہ کی ساری تجارت پر قبضہ حاصل کر لیا ہے" ۔ محض غلط بیانی سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا راجہ صاحب نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ کمرشیل کارپوریشن کو وسیع پیمانہ پر اجارہ داری حاصل ہے اگر حقائق پر نظر ڈالیں تو واضح ہوگا کہ زمانہ جنگ کے حالات کے نتیجہ کے طور پر کارپوریشن کل ہند راشننگ اسکیم کے تحت مجبور تھا کہ ملک کے درآمدات و برآمدات میں باقاعدگی پیدا کرے دالوں کی برآمد کے قطع نظر جس کی پیداوار کا لحاظ کرتے خوش قسمتی سے حیدرآباد میں جس کی وافر مقدار ہوتی ہے ۔ چھوٹے دانہ دار اجناس کی برآمد اسی لئے کی گئی کہ ان اجناس کی فصل نہایت بہتر اور مقامی ضروریات کے پورا ہونے کے بعد کافی ذخیرہ کی ملک میں سالک باقی رہ گئی تھی ان حالات کے تحت جبکہ پیداوار اور خرچ کا انتہائی نگرانی کی ضرورت تھی یہ ناممکن تھا کہ اجناس کے کاروبار کو بیوپاریوں کے حوالے کر دیا جاتا ۔ اس لئے مفاد عامہ کے تحفظ کے پیش نظر یہ ضروری سمجھا گیا کہ ملک کے درآمدات و برآمدات میں کل ہند راشننگ خاکہ کے تحت تنظیم و باقاعدگی پیدا کر دی جائے ۔ اور ساتھ ہی ساتھ ریاست کے زرخیز علاقوں میں اجناس خوردنی کی معقول و مساوی تقسیم کے لئے ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے جو حکومت کے زیر نگرانی کاروبار انجام دے سکے ۔

اس طرح حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کا وجود عمل میں آیا اور اس کو مجاز گردانا گیا کہ وہ غلہ کے تمام کاروبار انجام دے ۔ لیکن اس امر کے پیش نظر کہ ملک کا بیوپاری طبقہ کہیں اپنے تجارتی کاروبار سے محروم نہ ہو جائے کمرشیل کارپوریشن نے اپنے مفاد سے ہٹ کر صرف مقامی بیوپاریوں کو دلالوں اور تھوک دار اجناس کی بیرون ملک برآمد کے سلسلہ میں اجازت نامہ اجرا کئے اگر اس کا نام اجارہ داری ہے تو راجہ صاحب ہمیں کچھ کہنا نہیں

راجہ صاحب کا تیسرا اعتراض یہ ہے کہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن اپنے اصلی مقاصد میں بری طرح ناکام رہا ۔ اگر راجہ صاحب یہ فرماتے تو وہ صحیح معنوں میں ساہوکار کہلانے کے مستحق ہوتے یہ واضح ہونا چاہیئے کہ کارپوریشن کے قیام کا اولین مقصد یہ تھا کہ ملک کے ایسے مقامات پر فوری غلہ کی فراہمی کی جائے جہاں غلہ دستیاب نہیں ہوتا ملک میں غذائی نازک صورت حال کے موقع پر کارپوریشن نے اس ضمن میں جو عملی جد و جہد کی ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ کارپوریشن اپنے مقصد میں ناکام رہا ۔ علاوہ ازیں کارپوریشن کا دوسرا مقصد یہ تھا کہ عوام میں غلہ سے متعلق مناسب نرخوں کی ضمانت دیتے ہوئے ملک میں اطمینان پیدا کرے جو کسی شخص کو عام تاجروں کی ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع اندوزی کی وجہ سے نصیب نہیں تھی خصوصاً جبکہ بنگال اور ملابار اور ہندوستان کے دیگر علاقوں کی اندوہناک مثالیں سب کے سامنے تھیں جو وہاں کے ساہوکاروں کے بیشہ پن اور سفاکی کی وجہ سے پیدا ہو گئیں تھیں خود حیدرآباد میں جبکہ ۱۳۵۶ف کے ابتدائی مہینوں میں نرخوں پر سے کنٹرول برخاست کر دیا گیا تھا تو عوام نے ساہوکاروں کے اس دور کا تلخ تجربہ حاصل کیا ہے جبکہ غلہ کی دستیابی اور نرخوں کے اتار چڑھاؤ کے غیر اطمینان بخش حالات کا خیال کرتے جوار کو ۳۰ روپیہ پلہ اور گیہوں ۶۰ روپیہ پلہ پر بھی خریدنے پر عوام مجبور کر دیے گئے ۔ اور حقیقت میں حالات ایسے ہی تھے کہ جہاں کہیں بھی غلہ کے کاروبار ساہوکاروں کے ہاتھ میں تھے کسی کو بھی اطمینان نہیں تھا کہ ان کو غلہ دستیاب ہو سکے گا اسی وقت ہر طرف ایک ہیجان سا برپا تھا اور عوام میں اس وبال کا احساس جو اطمینان قلب کے لئے ضروری ہے بالکل مفقود ہو چکا تھا ۔ اس نازک موقع پر کارپوریشن کا وجود عمل میں آیا کہ اس اطمینان قلب کو عوام میں از سر نو پیدا کرے ۔ اور اس امر کی ضمانت دلائے کہ خورد و نوش کے لئے غلہ جو بھی [illegible] کیا جا سکے گا ۔ اس کی مقررہ مقدار ان کو پوری پوری سربراہ کر دی جائے گی ۔ ملک کے ایسے علاقوں کے لاکھوں باشندوں نے جہاں اناج بالکل میسر نہیں آ سکتا تھا یہ معلوم کر کے اطمینان کا سانس لیا کہ آخر کار اس ہمہ گیر طوفانی غذائی بحران کے عالم میں ان کی نجات کے لئے حکومت کے زیر نگرانی ایک ایسا ادارہ وجود میں آیا جو غلہ کی خریدی اور عوام میں مناسب سربراہی کا ذمہ دار ہوگا ۔ اس ادارے کے قیام کی وجہ سے عوام میں جو طمانیت پیدا ہوئی اس کو روپے پیسے کے معیار سے جانچا نہیں جا سکتا ۔ اس طرح ملک کے غیر زراعت پیشہ لاکھوں عوام کی حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن نے ایک بے بہا خدمت انجام دی ہے ۔ راجہ صاحب کو کارپوریشن کے خلاف غم و غصہ کے اظہار کرنے میں ایک لحاظ سے حق بجانب سمجھا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ اس ادارت نے راجہ صاحب کے ساتھیوں کو اس غیر معمولی نفع اندوزی سے محروم رکھا جو ان کو ملک کے غیر زراعت پیشہ اور غریب عوام کو بھوکا اور مصائب میں مبتلا رکھ کر حاصل ہو سکتا تھا ۔

ناقص قسم کے اجناس خوردنی کی سربراہی سے متعلق راجہ صاحب نے جو اعتراض کیا ہے وہ بھی چند غلط فہمیوں پر مبنی ہے اب جبکہ غیر مخلوط طور پر اچھے قسم کا غلہ فراہم ہو رہا ہے یہ اعتراض بالکل بے سروپا اور مضحکہ خیز ہے ۔ اجناس کی یہ مفروضہ ناقص قسم بھی چند غلط فہمیوں پر مبنی ہے ۔

ملک میں غیر پالش شدہ چاول کے استعمال کو ترویج دینے کی کوشش حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی کل ہند غذائی پالیسی کے مطابقت میں تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ ایک قوت بخش طریقہ استعمال کے سلسلہ وہ

باقی بر صفحہ ۱۰

بقیہ صفحہ (۴)

سے زیادہ مرکزیت کے خطرات سے بچنے کے لئے ان انجمنوں کی شاخیں علاقہ کے علاقہ میں پندرہ تا بیس مواضعات کے لئے اور مرہٹواڑی میں بیس تا تیس مواضعات کے لئے قائم کیجا رہی ہیں۔ ہر شاخ کی مجلس عام ان تمام حصہ داروں پر جو ہے وہ افراد ہوں یا انجمنیں مشتمل ہوگی۔ جو کسی شاخ کے دائرہ حدود میں رہتے بستے ہوں یا واقع ہوں۔ یہ حصہ دار ۱۲ اراکین کی ایک مجلس انتظامی منتخب کریں گے۔ ان میں سے تین اراکین اس علاقہ میں قائم شدہ انجمنوں اور تین انفرادی حصہ داروں کے نمائندہ ہوں گے۔ چھ اراکین تعلقہ کے تحصیلدار یا تعلقدار کی طرف سے نامزد کئے جائیں گے۔ جو اس انجمن کے صدر نشین ہوں گے۔ نامزدگی کے وقت مجلس میں ایسے مفادات کی نمائندگی کو پیش نظر رکھا جائے گا جو اس ادارہ کے کاروبار کو کسی رکاوٹ کے بغیر چلانے کے لئے ضروری ہیں۔

تعلقہ واری انجمن کی مجلس عام شاخوں کی مجالس انتظامی کے اراکین پر مشتمل ہوگی۔ اس مجلس انتظامی میں مندرجہ ذیل ۲۰ اراکین ہوں گے۔

۱۔ تعلقہ واری انجمن کی ہر شاخ کا ایک نمائندہ۔

۲۔ مندرجہ ذیل قومی تعمیری محکموں کے متعلقہ عہدہ دار جو اراکین بلحاظ عہدہ ہوں گے

۱۔ محکمہ امداد باہمی۔
۲۔ محکمہ علاج حیوانات۔
۳۔ محکمہ زراعت۔
۴۔ محکمہ صحت عامہ۔
۵۔ تعلیمات۔
۶۔ محکمہ صنعت اور
۷۔ مارکیٹنگ۔

۳۔ باقی اراکین متعلقہ داری انجمنوں کے

صدر نشین کے نامزد کردہ اور تعلقدار صاحب کے منظور کردہ ہوں گے۔

ہر ضلع میں ایک انجمن ترقیات ضلع قائم کی جائے گی جس کے صدر نشین اول تعلقدار صاحب یا ڈسٹرکٹ کلکٹر ہوں گے اور ناظم بلحاظ عہدہ مددگار رجسٹرار امداد باہمی ہوں گے۔ ضلع کی تمام تعلقہ واری انجمنیں اس سے ملحق ہوں گی۔ انجمن ضلع کی حیثیت صرف ایک مشاورتی ادارہ کی ہوگی اور یہ رجسٹرار امداد باہمی کی اجازت کے بغیر کوئی کاروبار نہ کرے گی۔ اس انجمن کی بدولت تعلقہ واری انجمنوں کو ایک دوسرے کے تجربہ سے فائدہ اٹھانے اور تبادلہ خیال کرنے کا موقع ملے گا۔

ضلع کی انجمنیں صدر جمعیت اتحاد باہمی سے ملحق ہوں گی۔ جو اس تحریک کا بالائی مشاورتی ادارہ ہوگا۔ یہ ان کے لئے معلومات کے باہمی تبادلہ کا ذریعہ ہوگی۔ اور اپنے اراکین کو نہ صرف حیدرآباد میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی امداد باہمی کے مختلف اداروں کے طریقہ کار اور نظام العمل کے متعلق معلومات بہم پہنچائے گی تعلیم اور پروپیگنڈہ اس کی سرگرمیوں کا اہم جزو ہیں۔ امداد باہمی کی نشر و اشاعت ماہواری رسالہ "گاؤں سدھار" کے ذریعہ کیجاتی ہے جو تمام ملکی زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ تجویز ہے کہ صدر جمعیت اتحاد امداد باہمی سے ایک شعبہ منصوبہ بندی کو ملحق کیا جائے جو تعلقہ وار انجمنوں کو اسکیمیں تیار کرنے میں مدد دے گا۔

بقیہ صفحہ (۷)

سے اعلحضرت بندگان عالی فرمائیں گے

ف (۸) قیام مقننہ کی صورت میں بھی اعلحضرت کو اختیار حاصل ہوگا کہ ضرورت محسوس فرمائیں تو بیرون مقننہ سے بھی ایسے اشخاص کو جو اپنی اپنی قوم کے معتمد علیہ ہوں انتخاب فرمائیں۔

ف (۹) یہ کہ پھر بھی وزارت میں بھی چار ارکان کا انتخاب ایسے پبلک کارکنوں میں سے ہونا چاہیئے جو اپنی اپنی جماعت کے اعتماد کے حامل ہوں جن میں دو ہندو رہیں گے۔ اور دو مسلمان۔

ف (۱۰) منتخب شدگان پر لازم ہوگا کہ اس بات کا حلف نامہ پیش گاہ خداوندی میں داخل کریں کہ وہ ہمیشہ ذات شاہانہ اور خاندان آصفی کے وفادار رہیں گے۔ اور کوئی عمل ایسا نہ کریں گے جس سے حضرت اقدس کے اقتدار شاہانہ یا مملکت آصفیہ کے مفادات کو نقصان پہنچانے کا اندیشہ ہو۔

ف (۱۱) یہ کہ مملکت حیدرآباد کی سیاسی وحدت کے مدنظر ممالک محروسہ سرکار عالی کے باشندگان آندھرا مہاراشٹرا اور کرناٹک کو بیرون حیدرآباد کے آندھرا مہاراشٹرا اور کرناٹک میں ضم ہونے یا ان سے سیاسی ربط پیدا کرنے کی کوئی خواہش ہے اور نہ ضرورت۔ البتہ برادرانہ یا دوستانہ اور شخصی اور انفرادی تعلقات یا ادبی معاشرتی تعاون اس کے منافی نہ سمجھے جائیں گے۔

ف (۱۲) یہ کہ جب ہر دو جماعت مذکورہ تجویز پر عملی طور پر متفق ہو جائیں تو قبل منظوری اعلحضرت بندگان عالی دیگر خیالات کے لوگوں سے گفتگو کرکے ان سے رضامندی حاصل کی جائے گی۔ فقط

بقیہ صفحہ (۸)

سی میں غذائیت اور حیاتین کی تعداد زیادہ ممکن تھی اور دوسرے جانوروں کے استعمال کرنے میں جو مقدار فضول قدرتی چھلکا کی تھی اس کو بچانا مقصود تھا۔ لیکن جب پالش شدہ چانول کا استعمال عوام میں مقبولیت حاصل نہ کر سکا۔ اس لئے وہ جو ایسے چانول کی کاشت میں سرپرستی کی گئی مسدود کر دی گئی۔ اور اب اچھے قسم کا چانول وافر مقدار میں ہر جگہ دستیاب ہو سکتا ہے۔

آخر میں راجہ صاحب نے مرشد آباد والوں کے بچے رکن کی حیثیت سے کارپوریشن کو کرپرپور کارپوریشن میں تبدیل کرنے کی تجویز کی سختی سے مخالفت کی ہے۔ اور اپنی تقریر میں راجہ صاحب نے عوامی حکومت کے قیام کی پرزور تائید کی ہے ظاہر ہے کہ راجہ صاحب کانگریس کی تحریک سے متاثر ہیں لیکن یہ امر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ جب کانگریس نے اپنے "انتخابی منشور" میں ... اصول کی تائید کرتے ہوئے ... یہ عجیب بات ہے کہ راجہ صاحب عوامی حکومت کے قیام کے لئے کانگریس کی ہمنوائی کرتے ہیں۔ لیکن اس کے "انتخابی منشور" کے اصولوں سے گریز کرتے ہیں۔ ... ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس عوامی حکومت کی تشکیل کے خواہاں ہیں ... اور ... حاصل ہو ... کی تحریک کو اس لئے منظور کرتے ہیں ...

اشتہار

حاضر ہو کر مدعا علیہ مرتب محکمہ عدالت دیوانی، ضلع ... و دیگر ...

واقع ۳۰ بہمن ۱۳۵۵ ف

نمبر مقدمہ (۳۲۶) بابتہ ۱۳۵۵ ف

باجلاس مولوی محمد زین العابدین صاحب بی اے ایل ایل بی منصف۔

گنگا بہی مدعی بنام بیرپا مدعی علیہ

دعویٰ ... دلایانے زر نقد۔

بنام بیرپا ولد گوڈپا قوم ... عمر ... سال پیشہ زراعت ساکن موضع ... پرگنہ ... علاقہ ...

چونکہ مدعی نے ... تمہارے نام متعدد مرتبہ سمن اجرا کئے گئے لیکن تم بلاوجہ تعمیل سمن سے گریز و روپوشی کرتے رہتے ہو اب مدعی مقدمہ ہے کہ ذریعہ اشتہار تعمیل کرائی جائے۔ لہذا تم کو ذریعہ ہذا آگاہ کیا جاتا ہے کہ مقدمہ ہذا کی تاریخ پیشی ۲۰ اسفندار ۱۳۵۵ ف ... مقرر ہے ... حاضر ہو کر جوابدہی و پیروی مقدمہ کرو۔ بصورت غیر حاضری تمہارے مقدمہ ایک طرفہ کیا جا کر ... دیکھا جائے گا ... سماعت ہوگا۔

آج بتاریخ ۳۰ بہمن ۱۳۵۵ ف بدستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت ... سررشتہ دار عدالت

ہندوستان کے بہترین بلیڈ

ناسیرا

... استعمال کیجئے

ہیڈ لو انڈ مارک ...

اعلان

محکمہ معتمد سرکار عالی صیغہ ...

نشان (اعش ۵) مورخہ یکم اسفندار ۱۳۵۵ ف

حسب الحکم صدر اعظم بہادر باجلاس باب حکومت سرکار عالی

بہ لحاظ ان اختیارات کے جو تحت قاعدہ ۲۷ قواعد تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی بابتہ ۱۳۴۰ ف صدر اعظم بہادر باجلاس باب حکومت کو حاصل ہیں حکم نگرانی حمل و نقل اشیاء مشتہرہ نشان ۳۰۱ مورخہ ۹ اسفندار ۱۳۵۳ ف میں حسب ذیل مزید ترمیم کیجاتی ہے۔

ضمیمہ (ب) منسلکہ اعلان مذکور کے آخری عدد (۱۷) کے بعد اس کا تعمیل اور کھلی کے بموجب حسب ذیل جدید عدد (۱۸) کا اضافہ کیا جائے۔

"(۱۸) سوکھا گھانس۔ ہرا گھانس اور کڑبی"

دستخط معتمد ...

اعلان

محکمہ معتمد سرکار عالی صیغہ رسد

نشان (۵۷) مورخہ ۲۱ بہمن ۱۳۵۵ فصلی

بغرض اطلاع عام اعلان کیا جاتا ہے کہ بہ اتباع احکام مندرجہ شرط دفعہ (۶) ضمن (۲) دستور العمل انسداد ذخیرہ بندی و نفع اندوزی بابتہ ۱۳۵۳ف کسی شئے مصرحہ خانہ (۲) مندرجہ ضمیمہ اعلان ہذا کی انتہائی قیمت کے تعین کی غرض سے جو کوئی تاجر تحت فقرہ (ب) ضمن مذکور عائد کرسکتا ہے ذریعہ ہذا قیمت ورود بہ بندرگاہ پر حسب صراحت خانہ جات (۳-۴) ضمیمہ ہذا فیصد اضافہ منظور کیا جاتا ہے۔

(۱) شئے مذکور کسی تاجر کو فروخت کیجائے کی صورت میں انتہائی قیمت مصرحہ خانہ (۳) ضمیمہ مذکور متعلق ہوگی۔

(۲) دیگر صورتوں میں انتہائی قیمت مصرحہ خانہ (۴) ضمیمہ مذکور متعلق ہوگی۔

ضمیمہ

نمبر شمار	صراحت اشیاء	انتہائی قیمت تھوک فروشی کے تعین کے لئے قیمت ورود بہ بندرگاہ پر منظورہ اضافہ۔	انتہائی قیمت چلر فروشی کے تعین کے لئے قیمت ورود بہ بندرگاہ پر منظورہ اضافہ
۱	۲	۳	۴
۱	بیرون ہند ممالک سے درآمد شدہ فونٹین پن	قیمت ورود بہ بندرگاہ (۳۰) فیصد۔	قیمت ورود بہ بندرگاہ کا (۵۰) فیصد
۲	بیرون ہند ممالک سے درآمد شدہ فونٹین پن کی روشنائیاں	قیمت ورود بہ بندرگاہ کا (۵۰) فیصد جبکہ شئے مذکور کی فروخت کیس لاٹس (CASE LOTS) میں کیجائے اور قیمت بہ بندرگاہ کا (۷۵) فی صد جبکہ کمتر مقدار میں فروخت کی جائیں۔	قیمت ورود بہ بندرگاہ کا (۱۰۰) فیصد

نوٹ:۔ (۱) قیمت ورود بہ بندرگاہ کے مذکورہ فیصد اضافہ پر محصول کروڑگیری کا اضافہ کیا جاسکیگا (۲) اعلان ہذا صرف ان فونٹین پن اور روشنائیوں سے متعلق ہے جنکی صراحت محکمہ معتمد کے اعلان نشان (۲۰۵) مورخہ ۲۱ بہمن ۱۳۵۵ف میں بتلائی گئی ہے۔ فقط

منجانب معتمد رسد

اشتہار

حضوری مدعی علیہ بحرمہ عدالت دیوانی منصفی ملدرگ۔

واقعہ یکم اسفندار ۱۳۵۵ف

نمبر مقدمہ ۱۱ بابتہ ۱۳۵۵ف۔ باجلاس پنڈت ... ایم اے بی ایل منصف ملدرگ۔ مدعا کشٹا ساکنہ ملدرگ بنام مدعا علیہ بجایا وغیرہ ساکنہ واگوری متعلقہ تانڈور۔ دعوے استقرار حق بحالی قبضہ اراضی۔

بنام ... ولد ... قوم ... عمر ۵ سال پیشہ زراعت ساکنہ واگوری تعلقہ تانڈور۔

بذریعہ اطلاع دیجاتی ہے کہ تمہارے مقابل مدعی نے استقرار حق قبضہ بحالی کا دعویٰ دائر کیا ہے۔ کئی مرتبہ آپکے نام سمن جاری کیا گیا۔ حاضر نہ ہوسکے مدعی نے اشتہار جاری کرنے کی درخواست پیش کی ہے۔ لہذا تم بتاریخ ۱۵ اسفندار ۱۳۵۵ف حاضر عدالت ہوکر جوابدہی و پیروی اصالتاً یا وکالتاً کرو۔ بصورت غیر حاضری حسب ضابطہ کارروائی عمل میں آئے گی فقط شرح دستخط سررشتہ دار عدالت۔

اشتہار

مرتبہ محکمہ عدالت دیوانی منصفی تعلقہ ...

۱۵ اسفندار ۱۳۵۵ف

نمبر مقدمہ ... ۱۳۵۵ف باجلاس مولوی ہدایت احمد بی اے ایل ایل بی منصف تعلقہ ...

کرنے نرسیا مدعی بنام ... مدعی علیہ

دعوے۔ استقرار حق باولی مشترکہ سے استفادہ پانی و حکم امتناعی دوامی حسب نقشہ منسلکہ مکانات موضع ... تعلقہ ...

بنام ... ولد ... قوم ... عمر ۵۰ سال پیشہ زراعت ساکن تعلقہ ... ضلع ... کو بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعی نے تم پر عدالت ہذا میں استقرار حق باولی و حکم امتناعی دوامی کا دعویٰ دائر کیا ہے۔ اس لئے تمہارے نام متعدد مرتبہ سمن اجرا ہوئے لیکن تم حاضر نہ رہنے سے تعمیل نہ ہوسکی۔ لہذا ذریعہ ہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم بتاریخ ۱۹ اسفندار ۱۳۵۵ف بوقت ۱۱ بجے حاضر عدالت اصالتاً یا وکالتاً ہوکر جوابدہی و پیروی کرو۔ اگر تاریخ مقررہ پر حاضر نہ ہوں گے تو حسب ضابطہ کارروائی عمل میں آئے گی پھر کوئی عذر مسموع نہ ہوگا فقط شرح دستخط سررشتہ دار عدالت۔

مہتمم مطبع رہبر دکن میں طبع ہو کر دفتر [illegible] سے شائع ہوا